حکومت جموں وکشمیر

جموں وکشمیر قانون سازیہ کے مشترکہ اجلاس

سے

عِزت مآب گورنر

جناب این این وہرا

کا

خطاب

سوموار مورخہ 2 جنوری 2017ء

عزّت مآب سپیکر قانون ساز اسمبلی، عزّت مآب چیئرمین قانون ساز کونسل اور قانون سازیہ کے سربرآوردہ اراکین !

1- میری حکومت اور میں، آپ سبھی کو نئے سال کی نیک خواہشات پیش کرتے ہیں اور دُعا کرتے ہیں کہ یہ سال جموں وکشمیر کیلئے امن، تیز بڑھوتری اور ترقی کے عہد کی نوید بنے۔

2- ریاستی قانون سازیہ میں آپ، یعنی عوام کے منتخب اور نامزد نمائندے اگلے ایک مہینے کے دوران بحث وتمحیص کر کے اِس کی اَحسن شروعات کریں گے۔ اگر ہم سب ایک تعمیری بحث ومباحثے میں اپنا حصہ ادا کریں، تو ہم بہت جلد مصلحت کے ماحول میں ٹھوس نتائج حاصل کرنے کی اُمید کریں گے۔

3- لازمی ہے کہ یہ ایوان پارٹی مفادات اور نظریاتی داروگیر سے بالاتر رہ کر سیاسی اور معاشرتی معاملات کے ضمن میں اپنے اختلاف کم کرنے کے لئے فکر انگیز معیار مقرر کرے۔ اگر ایسا کیا جاتا ہے تو آپ ریاست میں پائیدار امن کی بنیاد ڈالنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

4- میری حکومت اِس جلیل القدر ایوان پر زور دیتی ہے کہ وہ ریاست میں جمہوریت کی فعالیت کے لئے ایک مستحکم ادارے کی حیثیت سے ایک رہنما کردار ادا کرے۔

گڑبڑ اور تشدد آمیز تنازعات ،جن سے ہم گذرے ہیں ،نے ہمارے سماجی ضابطوں ،تعلقات ،نظامِ مراتب اور سیاسی کارگذاری کے معیار میں فکر آمیز تنزل کا خطرہ پیدا کیا۔اِن زوال پذیر تغیرات سے نمٹنا ہوگا اور نہیں بدلنا ہوگا۔سیاسی ایجنڈا اور معاشی نقشِ راہ اور سماجی نظام کا ظہور یہیں سے ہونا چاہیئے۔

5- گذشتہ تقریباً تیس برسوں کے دوران ایسے بھی مواقع آئے جب ہماری ریاست میں جمہوریت کی فعالیت خطرات سے دوچار ہوگئی لیکن ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم اپنے اداروں کی ساکھ بحال کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔ایسے بھی دور آئے کہ ہمارے اقتدارِ اعلیٰ اور سالمیت کو چیلنج کیا گیا تھا، یہاں بھی ہم نے یقینی بنایا کہ یہ محفوظ رہیں اور ان پر کوئی سمجھوتہ نہ ہو۔گذشتہ کئی برسوں میں ، جس کی ابتداء 2008ء سے ہوئی،سماجی تانے بانے کو نشانہ بنایا جارہا ہے۔یہ چیلنج اُن سے بہت بڑا ہے،جو اس سے قبل درپیش رہے۔لیکن میں پُراعتماد ہوں کہ ہم مذہب ،قومیت یا نسل کے نام پر اپنے سماجی تانے بانے کو تہس نہس کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔

6- جب کہ ملک کے دیگر حصوں میں خوب ترقی ہورہی ہے،لامثال اندرونی شورش، سیاسی افراتفری اور ابتری ،جس کا ہم نے مشاہدہ کیا ہے، کی شکستگی سے آنے والی نسلوں کو محفوظ رکھنے کے لئے یہ ہمارے مفاد میں ہے کہ ہم فوری طور اِس مشن کا بیڑا اُٹھائیں ۔فہم وفراست رکھنے والا کوئی بھی معاشرہ منتظرِ فردا رہ کر اور اپنے نوجوانوں کی بیگانگی کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ہمیں یہ نہیں

بھولنا چاہئے کہ 15 سے 30 برس کی عمر کے ہمارے نوجوان، ہماری کل آبادی کا 40 فیصد حصہ قرار پاتے ہیں۔

7- یہ ایسا ہے کہ ہمیں اس ایوان میں وہ راستے تلاش کرنے ہوں گے جس میں نئی نسل سیاسی، نسلی، علاقائی اور نظریاتی تفاوت کم کرنے میں ہمارے ساتھ ہم آہنگ ہوگی جس نے آزادانہ اوراجتماعی طور ہماری ریاست میں سیاسی لائحہ عمل کے لُب لباب اور شبیہ کو بُری طرح اثر انداز کیا ہے۔

8- ہمیں خاص طور سے اُن معاملات سے نمٹنا ہوگا جو ہمارے نوجوانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔اس ضمن میں ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ ہماری نئی نسل اقتصادی عدمِ تحفظ اور غیر یقینیت کے چیلنجوں کے خوف کا سامنا کر رہی ہے، جو اُن کو جذباتی بنانے کا موجب بنتا ہے اور اس طرح وہ منفی روّیہ کی پیروی کرتے ہیں۔

9- فکر و تشویش یہ ہے کہ نوجوان نسل ،خصوصاً وادی میں،عوامی مصروفیات میں کم مشغول ہے،سماجی بھروسے اور اعتماد کا کم مظاہرہ کرتی ہے اور نتیجتاً وراثت میں ملے نظامِ اقدار کے تئیں اُن کا کمزور عہد و پیماں ہے۔اس سنجیدہ مسئلے سے نمٹنے کو اعلیٰ ترجیح ملنی چاہئے اور ہمیں نوجوانوں کو ڈگر پر لانے کے لئے فوری طور آگے آنے کی ضرورت ہے۔

10- ابتداً، ہمیں اپنی نئی نسل کو عوامی معاملات اور مسائل میں شامل کرنے کی ضرورت ہے، علاوہ ازیں، سیاسی عہدیداروں کو مختلف چیلنجوں سے نمٹنے کے اہل بنانے کیلئے نئی نسل کو

سماجی ،اقتصادی ترقیاتی پروگرام اور عمل میں سرگرمی سے حصہ لینا شروع کرنا چاہئے۔ اُمید ہے کہ ایسا کرنے سے نئے نظریات اور سیاسی شرکت داری کی نئی صبح طلوع ہوگی۔

11- یہ لازمی ہے کہ ہم تنازعات کے حل کے لئے کام کریں۔اوّل، ہماری سول سوسائٹی کے اندر اور بعد ازاں سیاسی طور۔جبکہ ہندستان اور پاکستان کے مابین مذاکرات کی بحالی اہم ہے،اس کے ساتھ ہی یہ بھی اہم ہے کہ سماجی اور اخلاقی ہم آہنگی کی تعمیر کے لئے کنبوں کے اندر، گاؤں کے آر پار،قصبوں اور شہروں میں معاملات پر گفتگو ہو،تا کہ امن اور ترقی کے حصول کی خاطر حکومت مطلوبہ اقدامات اُٹھا سکے۔

12- ہمیں درپیش بہت بڑا دانشورانہ چیلنج ہماری گذشتہ تاریخ اور میراث پر مبنی ایک نئے نظریاتی اتفاقِ رائے کو تلاش کرنا ہے۔یہ قومی دھارے کی سیاست کیلئے بامعنی کنٹری بیوشن اور ہمارے سماجی اقدار کی بقاء کے تحفظ کے لئے ضروری ہے۔گذشتہ مہینوں کے دوران جو کچھ گلی کوچوں میں ہو رہا ہے وہ ہمارے سیاسی مسائل کا اظہار ہے جس نے ہمارے سماجی ،اخلاقی اقدار اور معاشرتی پاسداری کو اثر انداز کیا ہے۔

13- نئے سیاسی مکالمے کو بلاشرکتِ غیرے سے ہٹ کر موثر انداز میں کلھم کی طرف آنا ہے۔اس نوعیت کے ایجنڈا سے مختلف تنازعوں سے پیدا شدہ روکھے پن اور مایوسی پر قدغن لگانے میں مدد ملے گی جس سے ہم نبرد آزما ہیں۔جب تک نہ ہم ثابت قدمی سے،بلا فہم وفراست کے اِس تشدد کے خلاف کاروائی نہ کریں تو یہ تشدد ہماری راہِ حیات بن کے ہمارے مستقبل کو تارتار کرسکتا ہے۔

14- گذشتہ 6 مہینوں کے دوران زندگیوں کا زیاں بہت ہی افسوسناک اور معذرت آمیز ہے۔ کسی ایسے کو کھونا، جس سے ہم محبت کرتے ہوں، نا قابلِ مداوا درد ہے اور ہم اِس سے بے خبر نہیں۔ سیاسی فصاحت، بصورت دیگر ہمیں پریشان کُن حالات سے دو چار کرے، ہمارے دکھ ہمیں جوڑتے ہیں۔ چاہے، ایک ماں جس نے لائن آف کنٹرول پر فرائض کی انجام دہی کے دوران اپنے نوجوان بیٹے کو کھویا ہو، یا وہ ماں جس کا بچہ اشک آور گولے سے مارا گیا یا پیلٹ سے اندھا ہو گیا۔

15- ہمیں اعتراف کرنا چاہئے، وجہ کوئی بھی ہو، ہم سبھی قصوروار ہیں۔ والدین، احتجاجی، سیاستدان اور قانون نافذ کرنے والے۔ ہمیں اپنے آپ کا سنجیدگی سے محاسبہ کرنا چاہئے اور اس بات کی نشاندہی کرنی چاہئے کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے تھا یا کیا کچھ مختلف کر سکتے تھے۔ اگرچہ اس سے اُن کو زندگی نہیں مل سکتی جن کو ہم نے کھویا ہے۔

16- ہمیں اپنی کوتاہیوں کا اعتراف کرنا چاہئے اور اپنے آپ کو اُس بدقسمت ذہنی خلفشار سے اوپر اُٹھانا چاہئے جس نے ہمیں تشدد کے دائرے میں لا کھڑا کر دیا ہے۔ اس نے ہماری سرگرمی کے ہر شعبے کو متاثر کیا ہے۔ سینکڑوں زخمی ہو گئے، عام شہریوں، پولیس اور نیم فوجی دستوں کے اہلکاروں نے اپنی زندگیاں کھوئیں۔ میں اُن کنبوں کے غم میں برابر کا شریک ہوں جنہوں نے اپنے عزیزوں کو کھویا ہے اور اُن تمام کی صحت یابی کے لئے دُعا کرتا ہوں جو زخمی ہوئے۔ میں اُن تمام کنبوں سے ہمدردی

کا اظہار کرتا ہوں جن کو فائر بندی خلاف ورزیوں کے بڑھتے واقعات کے ہوتے اپنے بود باش اور گھر بار چھوڑنے پڑے۔

17- گذشتہ 6 مہینوں کے واقعات نے ہمارے تعلیمی شعبے کو خاص طور سے متاثر کیا ہے اور لاکھوں نوجوان، زن و مرد کے تدریسی کیریئر کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ بیسیوں سکولی عمارتوں کو نذر آتش کرنا اور انہیں نقصان پہنچانا پستی کی انتہا ہے۔ یہ شرمناک حد تک لرزہ بر اندام ہے۔ اب ہم اپنے بچوں کے مستقبل پر حملہ کر رہے ہیں !

18- پولیس اور حفاظتی ایجنسیوں کے عزم اور انتھک کوششوں کے طفیل امن و قانون کی صورتحال بتدریج معمول کی طرف لوٹ رہی ہے۔ عوامی زندگی اور جائیداد کے تحفظ اور امن کو یقینی بنانے کیلئے پولیس اور حفاظتی فورسز زبردست اشتعال کے باوجود بے قابو ہجوم، جو قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں کے کام میں رخنہ ڈال رہے ہیں اور ان پر حملہ کر رہے ہیں، سے نمٹنے کے دوران حد درجہ تحمل سے کام لے رہے ہیں۔

19- گذشتہ مہینوں کے دوران بے چینی نے امن، ترقی اور جمہوری عمل میں رخنہ ڈالا ہے۔ جس سے دیہی اور بلدیاتی اداروں کے انتخابات کیلئے ماحول سازگار نہیں رہا۔ البتہ، حکومت مارچ 2017ء تک پنچائتی انتخابات کے انعقاد اور سہ سطحی پنچائتی راج ادارہ جاتی نظام کی تشکیل کے لئے مکمل طور عہد بند ہے۔ یہ انتخابات، زمینی سطح پر لوکل سیلف گورننس کی فراہمی اور ریاست کے تینوں خطوں کے آر پار دیہی آبادی کو پروگراموں کی منصوبہ بندی اور ان کی عمل آوری کیلئے عام خدمات کی فراہمی میں

بہتری لائیں گے۔ پنچائتی انتخابات کو مقررہ اوقات میں منعقد کرانے کے چیلنج کے پیشِ نظر ریاستی چیف الیکٹورل آفیسر اور کشمیر اور جموں کے دیہی ترقی محکموں کے ڈائریکٹروں نے پہلے ہی ضروری اقدامات اُٹھائے ہیں۔

20- پنچائتی راج انتخابات کے انعقاد کی پیروی کرتے ہوئے حکومت اب عرصہ دراز سے التواء میں پڑے بلدیاتی اداروں کے انتخابات کرانے کی وعدہ بند ہے۔

21- یہ بات تسلیم کرنی چاہئے کہ گذشتہ مہینوں کے دوران ترقیاتی عمل کو بڑا دھچکا لگا اور حکمرانی میں خلل واقع ہوا ہے۔اس کے باوجود یہ باعثِ تشفی ہے کہ خلفشار کے اس عرصہ کے دوران لازمی خدمات فعال رہیں۔بجلی، پانی کی فراہمی اور سول سپلائز میں کوئی خلل واقع نہیں ہوا۔انتظامیہ نے راشن، دودھ، سبزیوں، کھانڈ، لکڑی، کھانا پکانے کی گیس اور گیسولین کی بھرپور فراہمی کو یقینی بنایا، صحت خدمات بھی دن رات فعال رہیں۔ ہم اپنے ڈاکٹروں، انجینئروں اور دیگر تمام عملے کے مشکور ہیں جنہوں نے اس نظام کو رواں رکھا۔یہ بھی باعثِ اطمینان ہے کہ پوری ریاست کے آر پار، کُل ہند سطح کے مختلف مسابقتی امتحانات CET, NEET اور سول سروسز امتحانات، اور سالانہ بورڈ امتحانات شیڈول کے مطابق منعقد ہوئے۔اس کے لئے ہم تمام اساتذہ اور متعلقہ اہلکاروں کے خصوصی طور مشکور ہیں۔

22- عوام کیلئے غذائی اجناس کی بھرپور فراہمی یقینی بنانے اور اس میں اضافے کی خاطر حکومت نے **Mufti Mohammad Sayeed Food Entitlement Scheme**

شروع کی ہے،جس کے تحت ایک سے لے کر چھ افراد پر مشتمل مستحق مستفیدوں کو فی کس 5 کلو غذائی اجناس فراہم کئے جائیں گے۔یہ مقدار،نیشنل فوڈ سیکورٹی ایکٹ کے تحت موجودہ پیمانے کے علاوہ ہوگی۔سکیم کی عملدآمد کے بعد فی کس کنبے کا ماہانہ میزان خاطر خواہ حد تک بہتر ہوگیا ہے۔

23-سماج کے غریب ترین لوگوں کو راحت پہنچانے کے مقصد سے حکومت نے پردھان منتری اُجول یوجنا شروع کی ہے جس کے تحت غریبی کی سطح سے نیچے گذر بسر کررہے کنبوں کو مفت ایل پی جی کنکشن فراہم کئے جارہے ہیں۔ریاست میں 2,69,860 موصولہ درخواستوں میں سے 1,61,848 مستحق خواتین مستفیدوں کو ایل پی جی کنکشن فراہم کئے گئے ہیں۔

24- شورش کے باوجود مہاتما گاندھی قومی دیہی روزگار ضمانت سکیم (منریگا) کے تحت 82 لاکھ ایام کار معرضِ وجود میں لائے گئے۔منریگا کے تحت Geo Tagging اثاثہ پیدا کرنے کے لئے مقرر اہداف تجاوز کر گئے ہیں۔ Geo Tagging طریقہ کار سے نظام میں شفافیت آئے گی اور اِس سے مختلف سطحوں پر نظر گذر رکھنے میں بہتری آئے گی۔

25- ہائی ڈینسٹی پلانٹیشن پروگرام ،جس میں ریاست کی دیہی معیشت کی کایا پلٹ کرنے کی صلاحیت ہے،کو لاگو کیا گیا۔ ریاستی حکومت کی سرمایہ کاری سے

2016-17ء کے دوران ہائی ڈینسٹی پلانٹیشن سکیم کے تحت 50 ہیکٹر اراضی کا احاطہ کیا جائے گا۔تقریباً1.25 لاکھ پودوں کودرآمد کیا گیا جن کیلئے بعد کے تدارکی اقدامات کے پیشِ نظر شجرکاری کی گئی ہے۔ 2.22 لاکھ Clonal Root Stocks کو بھی درآمد کیا گیا ہے اور تعداد میں اضافہ کیلئے اِن کی شجرکاری کی گئی ہے تاکہ آئندہ برسوں میں ہائی ڈینسٹی سکیم کے تحت پودے فراہم کئے جائیں۔

26- وزیراعظم ترقیاتی پیکیج (PMDP) کے تحت حکومت ہند نے 2016-17 سے شروع تین برسوں پر محیط 500 کروڑ روپے کا PMDP ایکشن پلان منظور کیا ہے۔جس میں 329 ہیکٹر اراضی کو ہائی ڈینسٹی پلانٹیشن کے تحت لانا،نقصان شدہ باغبانی رقبے کی درآمد کردہ پودوں سے بحالی اور بعد ازاں فصل کٹائی بنیادی ڈھانچے کا فروغ شامل ہے۔

27- ریاست کو اگرچہ بحیثیت غیر ملکی ،گھریلو اور مقامی سرمایہ کاری کے لئے موزون ہونے کی شبیہہ کو ضرب پہنچی ہے، میری حکومت انہماک کے ساتھ مائکرو، چھوٹے اور درمیانہ انٹرپرائزز کی حوصلہ افزائی اور مدد کر رہی ہے، جس کے اچھے نتائج دکھائی دے رہے ہیں۔گذشتہ دس برسوں کے دوران جموں وکشمیر کے صنعتی شعبہ میں اوسط سرمایہ کاری سالانہ 250 کروڑ رہی ہے۔یہ بات باعثِ مسرّت ہے کہ حکومت نے ایک سال میں 2500 کروڑ روپے کی تجاویز کو منظور کیا ہے، جو دس گنا اضافہ ہے۔ان تجاویز کے منظور کئے جانے سے

ہمارے بیروزگار نوجوانوں کے لئے روزگار کے مواقع پیدا کرنے کی گنجائش کو فروغ ملنے کی توقع ہے۔

28- ترغیبات کے مرکزی پیکیج کو جون 2017 تک توسیع مل چکی ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ حکومتِ ہند اس سکیم کو 2017 سے آگے بھی وسعت دے گی۔

29- سرحدوں پر حالیہ تشویشناک گڑ بڑ کے باوجود، ایل او سی کے آر پار تجارت بلاخلل جاری رہی۔ مارچ 2016 کے اختتام تک اس تجارت نے کلہم طور پاکستانی کرنسی میں تقریباً 4000 کروڑ روپے کے درآمدات اور ہندوستانی کرنسی میں تقریباً 2600 کروڑ روپے کے برآمدات درج کئے ہیں۔ 21 قابلِ تجارت مصنوعات کی فہرست حکومتِ ہند کو پیش کی گئی ہے تا کہ وہ اس معاملے کو حکومتِ پاکستان کے ساتھ اُٹھائے۔

30- اعتماد سازی کے اقدامات کے طور تجارت کے اضافی راستوں کو کھولنے کی پیروی کی جا رہی ہے۔ ریاستی حکومت، رواں سال چار راستے کھولنے کے لئے مرکزی وزارتِ داخلہ کے ساتھ مذاکرات کر رہی ہے جن میں جموں ۔ سیالکوٹ، چھمب جوڑیاں، میر پور، گریز، استور، گلگت اور جھنگڑ (نوشہرہ) میر پور شامل ہیں۔ تین اور راستوں یعنی کرگل ۔ سکردو۔ ترتُک ۔ خپلو، اور ٹیٹوال، چلہن (وادی نیلم کے آر پار) کو کھولنے کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

31-سیاحت، ریاست کی معیشت کا اہم ستون ہے، لہذا اس کی نشو ونما کی خاطر اس پر توجہ دینا ضروری ہے۔ موجودہ سیاحتی مقامات کے مناسب رکھ رکھاؤ کی طرف متوجہ ہونے کے ساتھ یہ فوری طور لازمی ہے کہ نئے مقامات کا قیام بھی عمل میں لایا جائے کیونکہ ہماری ریاست کے پاس مسحور کرنے والے قدرتی نظاروں کے حامل گونا گوں مقامات ہیں۔ ہمالین سرکٹ آف سودیش درشن کے تحت مرکزی وزارتِ سیاحت نے 83.91 کروڑ روپے منظور کئے ہیں جن میں سے 16.59 کروڑ روپے پہلے ہی واگذار کئے جا چکے ہیں۔ وزارت نے سیاحتی سڑکوں کی نشو ونما کے لئے وزیر اعظم ترقیاتی پیکیج (PMDP) کے تحت 2000 کروڑ روپے کے پیکیج کا اعلان کیا ہے

32- محکمہ سیاحت، سیاحوں کی تعداد بڑھانے اور انہیں راغب کرنے کے مقصد سے مختلف مقامات جیسے بابا چملیال، نوشہرہ، چکاں دا باغ، سلام آباد (اوڑی) کرناہ اور نوبرا، ٹُرتک میں سہولیات معرضِ وجود میں لا رہا ہے۔ یہ تجویز ہے کہ چار نئی ٹورازم اتھارٹیز معرضِ وجود میں لائی جائیں جن میں توسہ میدان ٹورازم ڈیولپمنٹ اتھارٹی، بسوہلی۔ بنی ٹورازم ڈیولپمنٹ اتھارٹی، شوپیاں ڈُبجن۔ پیر کی گلی ٹورازم ڈیولپمنٹ اتھارٹی اور نوبرا ٹُرتک ڈیولپمنٹ اتھارٹی شامل ہے۔

33- ریاستی حکومت، گجرات میں سابرمتی ریورفرنٹ کی طرز پر توی ریورفرنٹ کو فروغ دے رہی ہے۔ علاوہ ازیں، شہر کی خوبصورتی کے پہلو بہ پہلو فروغ پانے والا بنیادی

ڈھانچہ سیاحوں کوراغب کر کے سیاحت کو بڑھاوا دے گا۔ دریا کے دونوں کناروں کے تقریباً 3.5 کلومیٹر کی آزمائشی بنیادوں پر پہلے ہی نشاندہی کی گئی ہے۔

34- سوچھ بھارت ''کلین انڈیا مشن'' کی وساطت سے حکومتِ ہند، نے ایک کثیر متعلقین اقدام کی تجویز پیش کی ہے جس کا مطمع نظر ملک میں اُن 100 خاص مقامات کی صفائی کرنا ہے جو اپنے میراث، مذہبی / نقافتی اہمیت کے باعث مشہور ہیں۔ اِس اقدام کا مقصد یہ ہے کہ اِن مقامات کی صفائی صورتحال میں اِس حد تک بہتری لائی جائے کہ انہیں ''سوچھ سیاحتی مقامات'' تسلیم کیا جائے۔ پہلے مرحلے میں ملک کے 10 مشہور مقامات کا انتخاب کیا گیا ہے'' جنہیں آگہی اور نمائشی بنیادوں'' پر صاف ستھرا رکھا جائے گا، اِن میں ہماری ریاست سے جموں وکشمیر سے کٹڑا میں ویشنو دیوی کے مقام کا انتخاب کیا گیا ہے۔

35- ریاست میں کشمیر اور جموں میں ایک، ایک AIIMS قائم کرنے کے لئے اراضی کی نشاندہی کی گئی ہے۔ SKIMS صورہ میں سٹیٹ کینسر انسٹی چیوٹ کے لئے حکومت نے 120 کروڑ روپے کی رقومات حاصل کی ہیں۔ اس بات کا امکان ہے کہ ہمیں GMC جموں میں ایک اور سینٹر قائم کرنے کے لئے رقومات دستیاب ہوں گی۔

36- مرکزی وزارت صحت اور فیملی ویلفیئر کی طرف سے منظور کئے گئے پانچ نئے میڈیکل کالجوں میں سے اننت ناگ، بارہمولہ، اور راجوری میں تعمیراتی کام جاری ہے۔ باقی 2 کالجوں کے لئے کام بہت جلد شروع ہونے کی توقع ہے۔

37- آفاتِ سماوی سے بچاؤ کے انصرام کیلئے عالمی بنک کی 250 ملین امریکی ڈالر اعانت کی وصولیابی شروع ہو چکی ہے۔ شروعاتی طور، راحت اور بازآبادکاری محکمے کو بڈگام میں ایک ایمرجنسی آپریشن سینٹر (EOC) کے قیام کیلئے 50 کنال اراضی منتقل کی جارہی ہے۔

38- ٹنگ نار (سرینگر) واٹر سپلائی سکیم، جس کا منبع دریائے جہلم ہے، کو مکمل کیا گیا ہے۔ اس سے سرینگر شہر کے لئے یومیہ 10 ملین گیلن پینے کے پانی کا اضافہ ہوا ہے جس سے 3 لاکھ لوگ مستفید ہوں گے۔ مزید، دریائے چناب سے جموں شہر کو پانی کی فراہمی بڑھانے کے لئے ایک سکیم مرکزی وزارتِ شہری ترقیات کو پیش کی گئی ہے تاکہ وہ جاپان انٹرنیشنل کواپریشن ایجنسی سے رقومات حاصل کرے، اس سے جموں شہر کو پانی کی فراہمی میں 240 MLD کا اضافہ ہوگا۔

39- حکومت، ریاست کی تمدنی میراث کو تحفظ دینے میں مصروفِ عمل ہے۔ مبارک منڈی پر کام اَز سرِ نو شروع کرنے کے علاوہ، 52 ریاستی تحفظ شدہ یادگاروں میں سے 8 کو رواں مالی سال کے دوران تجدید اور اُن کا درجہ بڑھانے کے لئے ہاتھ میں لیا گیا ہے۔ پانچ یادگاری مقامات پر کام بہت جلد مکمل کیا جائے گا۔ حکومت،

فہرست میں درج 50 ڈھانچوں کوتحفظ فراہم کرنے اور یادگاری مقامات کو بحال کرنے پرغور کررہی ہے۔

40- کلچرل اکیڈیمی کی جنرل کونسل ،جس کا اجلاس 35 سال کے بعد ہوا، کے سامنے ایک ڈرافٹ کلچر پالیسی پیش کی گئی جو ثقافت کے شعبے میں مقاصد،رہنما خطوط اور لائحہ عمل کا تعین کرے گی اور اسے سِول سوسائٹی کے تاثرات حاصل کرنے کے مقصد سے عوام کے رُوبرو پیش کیا جائے گا۔

41- سرکاری مقدمات کے کامیاب نپٹارے کے لئے جامع طریقہ کار کی خاطر اور اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ ریاستی وسائل فضول مقدمہ بازی میں ضائع نہ ہوں ،سٹیٹ لِٹی گیشن پالیسی کو عمل درآمد کے لئے شروع کیا گیا ہے۔ تنازعات کے حل کے لئے متبادل ذرائع کی تلاش میں تیز اور کم خرچہ انصاف کی وساطت سے عام لوگوں کے حقوق کی پاسداری کیلئے گذشتہ برس 380 لوک عدالتیں منظم کی گئیں جن میں 40000 ہزار سے زائد مقدمات کا نپٹارہ کیا گیا۔

42- ریاست، ڈیجیٹل لینڈ ریکارڈس ماڈرنائزیشن پروگرام کے تحت 375 کروڑ روپے کی لاگت سے لینڈ ریکارڈ مینجمنٹ سسٹم میں یکسانیت لانے کی کوشاں ہے۔ اس مربوط پروگرام کا مقصد یہ ہے کہ لینڈ ریکارڈس کی جدید کاری کی جائے،

جائیداد/ اراضی کے تنازعات کی گنجائش کو کم کیا جائے تاکہ لینڈ ریکارڈ اور عوامی خدمات کی بہم رسانی نظام میں شفافیت کو بڑھاوا ملے۔

43- حکومت نے سکولوں میں سمارٹ کلاس رومز کے قیام اور ای، لرننگ کو متعارف کرانے کی پہل کی ہے۔ امکان ہے کہ اِن کلاس رومز کی بدولت نیشنل ڈیجیٹل لٹریسی مشن کے تحت ریاست میں ای، لٹریسی کے فروغ کے لئے یہ فعال مراکز بن جائیں گے۔اب تک 440 اسکولوں کا احاطہ کیا گیا ہے اور مزید 627 اضافی اسکولوں کا احاطہ کیا جائے گا۔

44- اعلیٰ تعلیم کے اداروں کا قیام حکومت کی ترجیحات میں سے ایک ہے۔ وزارت فروغِ انسانی وسائل (MHRD) نے وزیراعظم ترقیاتی پیکیج (PMDP) کے تحت نگروٹہ، جموں میں انڈین انسٹی چیوٹ آف ٹیکنالوجی کے قیام کے لئے 1000 کروڑ روپے منظور کئے ہیں۔اس ادارے کے قیام کی خاطر 159 ہیکٹر اراضی کی نشاندہی کی جا چکی ہے۔

45- مرکزی وزارتِ فروغِ انسانی وسائل نے، وزیراعظم ترقیاتی پیکیج (PMDP) کے تحت 1000 روپے کی لاگت سے جموں میں انڈین انسٹی چیوٹ آف منیجمنٹ (IIM) قائم کرنے کی بھی منظوری دی ہے۔ بنیادی ڈھانچہ تعمیر کرنے کی خاطر نگروٹہ، جموں میں 200 ہیکڑ اراضی کی نشاندہی کی جا چکی ہے۔ کشمیر میں ایک آف سائٹ کیمپس بھی منظور کیا گیا ہے اور وزارتِ فروغ انسانی وسائل نے ریاستی حکومت سے سرینگر ہوائی اڈے کے نزدیک 200 ایکٹر اراضی کے لئے

درخواست کی ہے۔دوکلسٹر یونیورسٹیاں ،ایک جموں اور ایک سرینگر میں بھی قائم کی جارہی ہے۔

46- حکومت نے رسمی تعلیم کے ساتھ ہی طلبہ کو ہنر کی تربیت فراہم کرنے کے اقدامات اُٹھائے ہیں تا کہ سکینڈری یا ہائیر سکینڈری درجہ پار کرتے ہی وہ روزگار پانے کے اہل بن جائیں۔ 132 سکولوں میں انفارمیشن ٹیکنالوجی اور Information Technology Enabled Services (IT/ITES) کے تحت پیشہ وارانہ تعلیم پہلے ہی شروع کی گئی ہے اور 220 اِضافی سکولوں کو اس پروگرام کے دائرے میں لایا جارہا ہے۔

47- بھرتی عمل میں شفافیت کی بحالی اور اسے ادارہ جاتی بنانا حکومت کے اہم اقدامات میں سے ایک ہے۔سال 2016ء میں جموں وکشمیر پبلک سروس کمیشن نے 470 بھرتیاں عمل میں لائیں جبکہ دیگر 4029 بھرتیاں جموں وکشمیر سروس سلیکشن بورڈ نے عمل میں لائیں۔

48- پولیس میں بھرتیوں کیلئے ایک شفاف بھرتی عمل (TRP) اختیار کیا گیا ہے۔بھرتی عمل میں انسانی مداخلت کو نمایاں حد تک کم کرنے کے مقصد سے اس پالیسی نے ٹیکنالوجی کے استعمال اور آوٹ سورسنگ کو شامل کیا ہے۔ 2016ء کے دوران 3622 کانسٹیبلوں کی تعیناتی (TRP) کی وساطت سے عمل میں لائی گئی۔اس نظام کے ذریعے 5/آئی آر پی بٹالینوں کی تشکیل کیلئے بھرتی عمل کی تشہیر کی گئی۔علاوہ ازیں، جموں وکشمیر پولیس میں ایگزیکیٹو/آرمڈ کیڈر کی 624 اسامیوں کو بھرتی کے لئے مشتہر کیا گیا ہے۔

49- حکومتِ ہند، وزیر اعظم ترقیاتی پیکیج (PMDP) کے تحت ریاست میں بڑے نیشنل ہائی وے پروجیکٹ اور ٹنلوں کی تعمیر کیلئے 42,668 کروڑ روپے کی بھاری سرمایہ کاری کر رہی ہے۔ سرینگر، جموں قومی شاہراہ کے باقیماندہ حصوں، جیسے اودھمپور، رام بن اور رام بن۔ بانہال پر کام شروع کیا جا چکا ہے۔ 9 رکلو میٹر لمبی چھینی ناشری ٹنل کو مکمل کیا جائے گا اور اِسے رواں مالی سال کے اختتام سے قبل ٹریفک کے لئے کھول دیا جائے گا۔ ساتھ ہی ساتھ زیڈ موڑ ٹنل پر کام جاری ہے اور زوجیلا ٹنل پروجیکٹ کا تعمیراتی کام 18-2017 کے دوران تفویض کیا جائے گا۔

50- وزیر اعظم گرامین سڑک یوجنا (PMGSY) کے تحت ریاست کو 2842.32 کی منظور شدہ پروجیکٹ تجاویز موصول ہوئیں، جو ریاست کیلئے اب تک منظور کی گئیں سب سے زیادہ رقومات ہیں۔ یوں ریاست بھر میں 2732 کلو میٹر سڑکیں تعمیر ہونے کے ساتھ 595 غیر رابطہ بستیاں جُڑ جائیں گی۔ اِس پیکیج کی تکمیل کے بعد مارچ 2020ء تک سڑک رابطے کا تناسب 76 سے 84 فیصد تک بڑھ جانے کی اُمید ہے۔

51- سینٹرل روڈ فنڈ کے تحت ریاست میں اندرون سڑکوں کے علاوہ اقتصادی اہمیت کی دیگر سڑکوں کا درجہ بڑھانے کیلئے اب تک تخمیناً 2111.75 کروڑ روپے کے پروجیکٹ منظور ہوئے ہیں۔

52- حصولِ اراضی کے عمل میں سرعت لانے، بالخصوص اہم منصوبوں جیسے ریلوے، قومی شاہراہوں وغیرہ پروجیکٹوں کے لئے اراضی کی معیاد بند حصول کی

کاروائی کی خاطر ایک مضبوط نظر گذر نظام نافذ کیا گیا ہے۔مزید، جموں اور اُودہمپور کے درمیان کلہم حصے کوتقریباً کسی دِقت کے مبرا بنا دیا گیا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ 99٪ فیصد اراضی کا حصول عمل میں لایا گیا ہے اور سرینگر، قاضی گنڈ کے مابین راہ داری کوعمل آور ایجنسیوں کے لئے دستیاب رکھا گیا ہے۔

53- آزادی کے بعد جموں ۔اُودہمپور ۔کٹڑہ ۔قاضی گنڈ ۔ بارہمولہ ریلوے لائن، پہاڑی ریلوے کی تعمیر کا سب سے بڑا منصوبہ ہے۔ بارہمولہ سے کپواڑہ تک اس کی توسیع کے امکانات زیرِ غور ہیں، جبکہ مرکزی وزارتِ ریلوے کی طرف سے راجوری پونچھ، کٹھوعہ اور کشتواڑ کے لئے ریل رابطہ کی خاطر تازہ سروے کرایا جارہا ہے۔

54- جموں ہوائی اڈے کی توسیع میں پیش رفت ہورہی ہے۔لیہہ ہوائی اڈے کی توسیع اور کرگل ہوائی اڈے کا درجہ بڑھانے کا کام سرعت کے ساتھ ہاتھ میں لیا جائے گا۔کوشش کی جائے گی کہ سرینگر ہوائی اڈہ موثر طور بین الاقوامی ہوائی اڈے کے طور کام کرے۔

55- میری حکومت، دُور اُفتادہ علاقوں میں ہیلی کاپٹر سروس چالو کرنے کیلئے مستعدی سے مصروفِ عمل ہے۔حکومتِ ہند نے 10 انتہائی پیچیدہ، نا قابلِ رسائی اور دور دراز/ برف سے ڈھکے علاقوں کے لئے رعائتی شرح والی ہیلی کاپٹر خدمات شروع کرنے کومنظوری دی ہے۔مسافروں سے ہوائی کرایہ کے سلسلے میں مقرر کردہ 20 فیصد وصولیابی ہوگی جبکہ باقیماندہ کرایہ مرکزی اور ریاستی حکومتیں برداشت کریں گی۔

56- بچوں میں روبہ تنزل جنسی تناسب کے معاملے کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے حکومتِ ہند نے ملک میں ایک جامع مہم کے ذریعے جنسی تناسب کے اعتبار سے 100 اہم اضلاع میں مرتکز اور کثیر شعبہ جاتی اقدامات سے، بیٹی بچاؤ۔بیٹی پڑھاؤ، سکیم شروع کی ہے۔یہ سکیم ریاست کے 15 اضلاع میں زیرِ عملدرآمد ہے جس کا بڑا مقصد بچی کی پیدائش پر خوشیاں منانا اور اُسے تعلیم حاصل کرنے کے قابل بنانا ہے۔

57-ریاستی حکومت کواپریٹیو اداروں کی پائیدار نشوونما کی طرف گامزن ہوتے ہوتے اُن کو مطلوب دستیاب تعاون فراہم کرنے کی وعدہ بند ہے۔اس مقصد کے لئے 313.20 کروڑ روپے مالیت کا از سرنو سرمایہ فراہم کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ جس کے لئے حکومتِ ہند نے جموں، اننت ناگ اور بارہمولہ کے سینٹرل کواپریٹیو بنکوں کو 111.20 کروڑ روپے کی مالی معاونت فراہم کی ہے۔

58- مرکزی وزارتِ ثقافت کے قومی کونسل برائے سائنس میوزیمز کے اشتراک سے جموں اینڈ کشمیر سٹیٹ سائنس، ٹیکنالوجی اینڈ انوویشن کونسل (ST&IC) ، سرینگر میں 6 کروڑ روپے کی تخمینہ لاگت سے ایک علاقائی سائنس سینٹر تعمیر کر رہا ہے۔ اِس سینٹر میں دونوں ساکن اور متحرک سائنسی نمائشی پاروں کو رکھنے کی جگہ ملے گی۔توقع ہے کہ یہ طلبہ کی جمعیت کیلئے حصولِ علم کا ایک بڑا وسیلہ بن جائے گا۔

59- حکومت، ماڈل بزنس ولیج کے تصور کو متعارف کرانے اور عملی جامہ پہنانے کی وعدہ بند ہے۔حکومت کا اِرادہ ہے کہ مربوط تجارتی ڈھانچہ پیش کر کے اِسے روبہ عمل لایا

جائے، جس کا مقصد یہ ہے کہ ایسے گاؤں میں جدید تجارتی طور طریقوں کے مزاج کو فروغ حاصل ہو۔ دیگر اقدامات کے ساتھ باسمتی، راجماش، آم اور سیب گاؤں پر کام شروع ہوا ہے۔

60- پن بجلی پیداوار پر خاص توجہ مرکوز کرتے ہوئے سینٹرل الیکٹرسٹی اتھارٹی نے ساولا کوٹ پروجیکٹ منظور کیا ہے، اسی طرح کرتھائی II اور کیرو بھی منظور ہوئے ہیں۔ اب حکومت کی توجہ معیادبند بنیاد پر ترسیلی اور تقسیمی نظام کے مختلف پروجیکٹوں جیسے R-APDRP,DDUGJY اور IPDS کی وساطت سے اُن کا درجہ بڑھانے پر ہے۔ اس مقصد کیلئے وزیراعظم ترقیاتی پروجیکٹ (PMDP) کے تحت 4000 کروڑ روپے فراہم کئے گئے ہیں۔ 1788 کروڑ روپے کی لاگت سے سرینگر۔ لیہہ ترسیلی لائن زیرِ تعمیر ہے۔

61- پاور ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ .Energy Efficiency Services Ltd کے اشتراک سے ''اُجالا'' سکیم نافذ کر رہا ہے۔ سکیم کے تحت زیادہ توانائی صرف کرنے والے 80 لاکھ بلب اور CFLs کو مقابلتاً کم توانائی استعمال کرنے والے LEDs سے بدل دیا جائے گا۔ مذکورہ سکیم نے زیادہ ابتدائی لاگت کی مشکلات پر قابو پانے میں مدد دی ہے، کیونکہ 16 لاکھ رجسٹرڈ گھریلو صارفین کو اعلیٰ میعار کے 9 واٹ کے 5 LEDs بلب 20 روپے فی بلب کی رعائتی قیمت پر دستیاب رکھے گئے ہیں۔ اب تک سکیم کے تحت 46 لاکھ LED بلب تقسیم کئے گئے ہیں اور 8.5 لاکھ صارفین کا احاطہ کیا گیا ہے۔

62- پاکستانی مقبوضہ کشمیر (1947) اور چھمب سے اُجڑے (1965 اور 1971) کے افراد کو مالی معاونت فراہم کرنے کی خاطر فوری نپٹارے کے طور، طے شدہ طریقِ عمل کی وساطت سے 36384 مستحق کنبوں کو 5.50 لاکھ روپے فی کنبہ کے حساب سے فراہم کئے گئے ہیں۔

63- کشمیری مائیگرنٹوں کی واپسی میں آسانیاں پیدا کرنے اور اُن کی باوقار بازآبادکاری کے وعدے پر کاربند رہتے ہوئے حکومت، اننت ناگ میں ویسو اور بڈگام میں شیخ پورہ کی طرز پر کشمیر وادی میں اضافی عبوری رہائش کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ اُن کو اُس وقت تک تمام مطلوبہ سہولیات فراہم کی جائیں گی جب تک اُن کے لئے اپنے آبائی گھروں میں واپس جانے کے لئے حالات معمول پر آتے ہیں۔

64- SARFEASI کے اطلاق سے متعلق سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلے کے سلسلے میں کچھ تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اس قسم کی تمام قیاس آرائیوں اور بدنیتی پر مبنی تشریحات کو ایک طرف رکھ کر حقیقت یہ ہے کہ اگر بنک بھی گروی رکھے گئے غیر منقولہ اثاثے بیچنا چاہیں تو وہ صرف ریاست کے باشندوں کو ہی بیچ سکتے ہیں۔ ریاست کے پُشتنی باشندوں کے مشکل صورتحال میں جکڑے اثاثوں کے لئے مارکیٹ کے قیام کو آسان بنانے کی خاطر حکومت نے جموں وکشمیر بنک کی شراکت سے پہلے ہی ایک Asset Reconstruction Company کی تشکیل کی شروعات کی ہے۔

65- ریاست میں GST کے اطلاق کے سلسلے میں تجارتی برادری کے ذہنوں میں ایک اور بے بنیاد خدشہ پیدا کیا جارہا ہے۔ میری حکومت کا یہ فیصلہ ہے کہ ریاست کے بہتر مفادات کو پیشِ نظر رکھ کر مطلوبہ قانون سازی اور دیگر انتظامات عمل میں لائے جائیں۔

66- دوسرا معاملہ جسے اُچھالا جارہا ہے وہ مغربی پاکستان کے رفیوجیوں کا ہے۔ اتحاد کے ایجنڈا کے ایک حصہ کے طور یہ فیصلہ لیا گیا تھا کہ اس انسانی مسئلہ کے ساتھ ہمدردی کے جذبے سے نمٹا جائے۔ ریاستی حکومت نے اُن کو نیم فوجی دستوں اور مرکزی حکومت کے اداروں میں کام پانے کے اہل بنانے کی خاطر اُن کی شناخت کو آسان بنایا ہے۔ اس شناخت سے کسی بھی صورت میں مغربی پاکستانی رفیوجیوں کی حیثیت میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی اور وہ بدستور غیر پُشتنی باشندے رہیں گے۔

67- اس خطبے کا بشاشت کے ساتھ اختتام کرنے کے لئے میں اس کا اعادہ کرنا پسند کروں گا کہ گذشتہ مہینوں میں ہمارے بہت سے لڑکے اور لڑکیوں نے ہمیں افتخار بخشا ہے۔ آٹھ سال کی بچی تجمل اسلام نے اٹلی میں Under Eight Kick Boxing Championship میں ہندستان کے لئے سونے کا تمغہ جیت کر تاریخ رقم کی۔ ہاشم منصور نے Asian Youth Karate Championship میں سونے کا تمغہ حاصل کیا۔ مینال گپتا اور رکھشک جنڈیال نے بالترتیب U/14 Chess Tournament اور Asian Roll Ball Championship

جیت کر ریاست کو طرہ امتیاز بخشا۔ ان غیر معمولی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والوں کو ہم مبارکباد پیش کرتے ہیں جنہوں نے ریاست کو درخشندہ مستقبل کی اُمید سے سرفراز کیا۔ ریاستی سرکار ہر ضلع میں اعلیٰ معیار کا کھیل ڈھانچہ قائم کرنے اور کھیلوں کو تعلیم کا ایک اہم حصہ بنانے کی عہد بند ہے۔

68- میں اس عقیدے کا اعادہ کرتے ہوئے یہ خطبہ اختتام کو پہنچاؤں گا کہ جموں و کشمیر کے پاس ملک بھر کی نمایاں ریاستوں میں ترقی کی راہ پر آگے بڑھنے کی بے پناہ صلاحیت موجود ہے۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ اپنے اہداف کے حصول کے لئے ہم اپنے تمام اختلاف، جیسے بھی ہوں، حل کریں، مل جل کر کام کریں اور اس بات کے لئے جی جان سے کوشاں رہیں کہ ریاست کو تمام محاذوں پر تیز تر ترقی کی راہ پر گامزن کیا جائے گا۔

69- میں دُعا کرتا ہوں کہ نئے سال کے دوران ریاست میں امن اور معمول کے حالات بحال رہیں گے اور میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ جموں و کشمیر کے تینوں خطوں میں بھائی چارے اور میل جول کو بحال رکھنے کے لئے جی جان کوشش کریں گے۔

جے ہند